المعتمد المستند

تصنیف لطیف:۔

اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا علیہ الرحمہ

حاشیہ **المعتقد المنتقد**

سیف اللہ المسلول حضرت علامہ

مصنف: شاہ فضلِ رسول قادری بدایونی علیہ الرحمہ

مترجم

حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ

مفتی محمد اختر رضا خاں قادری دامت برکاتہم العالیہ

ALAHAZRAT NETWORK

اعلیٰحضرت نیٹ ورک

www.alahazratnetwork.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم
المعتقد المنتقد
سیف اللہ المسلول حضرت علامہ شاہ فضل رسول قادری عثمانی بدایونی
المعتمد المستند
امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری برکاتی بریلوی
مترجم
حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ الحاج مفتی محمد اختر رضا خان قادری برکاتی ازہری بریلوی
مکتبہ برکات المدینہ
جامع مسجد بہار شریعت بہادر آباد کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سلسلہ اشاعت نمبر 11

نام کتاب: المعتقد المنتقد

مصنف: علامہ شاہ فضل رسول قادری بدایونی علیہ الرحمہ

حاشیہ: المعتمد المستند

محشی: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمہ

مترجم: تاج الشریعہ مفتی اختر رضا خاں الازہری مدظلہ

تصحیح: مولانا مفتی محمد قاضی شہید عالم مدرس جامعہ نوریہ بریلی

ضخامت: 352

طبع اول: 1428ھ/2007ء

(المجمع الرضوی، بریلی، یوپی)

طبع دوم: 1428ھ/2007ء

تعداد: 1100

ناشر

مکتبہ برکات المدینہ

جامع مسجد بہار شریعت بہادر آباد کراچی

فون: 021-4219324

ای میل: barkatulmadina@yahoo.com

سب سے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی فضیلت منوانے کا اقتضا ہے اور حضور کی دعوت کے عموم میں ان کا داخل ہونا، باقی تمام رسولوں پران کی فضیلت کے لئے۔

اور ان امور سے جن کا اعتقاد خاص حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے حق میں ضروری ہے یہ ہے کہ ایمان لائے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کے اوپر نبیوں کے سلسلہ کوختم فرمایا، اور انکے حکم کو آخری حکم کیا۔ جس کے بعد حکم نہیں، اور مصنف "معتمد" نے کلام مذکور کے بعد لمبی گفتگو کی اور آخر میں فرمایا: یہ مسئلہ بحمد اللہ اہل اسلام کے درمیان ظاہر ہے، محتاج بیان نہیں، رہا اس قدر کلام جو ہم نے ذکر کیا تو یہ اسلئے تاکہ کوئی زندیق کسی جاہل کو شبہ میں نہ ڈال دے۔ اور بسا اوقات زندیق اس سے مغالطہ دیتے ہیں کہ اللہ سب کچھ کرسکتا ہے۔ اور راز یہ ہے کہ قدرت باری کا منکر کوئی نہیں لیکن جب اللہ تعالیٰ نے کسی شی کے بارے میں یہ خبر دی کہ وہ یوں ہوگی یا یہ خبر دی کہ یوں نہ ہوگی تو وہ شی اسی طرح ہوگی جیسا اللہ نے بتایا اور اس نے یہ خبر دی کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اور اس مسئلہ کا سوائے اس کے کوئی منکر نہیں جو حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی نبوت پر اعتقاد نہیں رکھتا اس لئے کہ اگر وہ حضور کی نبوت کی تصدیق کرتا تو انہیں ان تمام باتوں میں جو انہوں نے بتائیں سچا مانتا اس لئے کہ وہ تمام دلیلیں جن کے سبب بطریق تواتر حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی نبوت ثابت ہے۔

طبرانی وغیرہ کی حدیث میں جو یعلی ابن مرۃ سے مروی ہے کہ سرکار دوعالم علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا سرکش جن اور انسانوں کے سوا ہر شی جانتی ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں اور امام ابن حجر نے (اپنی کتاب) افضل القریٰ میں اس پر نص فرمائی کہ بیشک اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمام مخلوقات سے یہاں تک کہ مصنوعات جیسے تلوار اور اس جیسی چیزوں سے محمد ﷺ پر ایمان لانے کا عہد لیا اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں محمد ﷺ پر حسن ایمان نصیب فرمائے۔ ۱۲ امام اہل سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

انہیں دلیلوں سے یہ بھی ثابت ہے کہ حضور ﷺ سب سے پچھلے نبی ہیں ان کے زمانہ میں اور ان کے بعد [۱۵۶] قیامت تک کوئی دوسرا نبی نہ ہوگا تو جو اس مسئلہ میں شک کرے وہ ان کی نبوت میں بھی شک کرنے والا ہے اور وہ شخص بھی جو یہ کہے کہ حضور کے بعد دوسرا نبی ہوا یا ہوگا یا موجود ہے۔

اور یونہی جو یہ کہے کہ حضور کے سوا دوسرا نبی ہونا ممکن ہے [۱۵۷] تو یہ سب کافر ہیں یہ خاتم الانبیاء محمد ﷺ پر ایمان کے لئے شرط ہے۔ معتمد کی عبارت مع تلخیص و ترجمہ پوری ہوئی۔

اور امام نابلسی سے ہمارے نبی ﷺ کے ساتھ یا حضور کے بعد نبی ماننے کے بارے میں کلام گزرا اور ''تحفہ شرح المنہاج'' میں کتاب الردۃ میں ہے یا کسی رسول یا کسی نبی کو جھوٹا جانے یا کسی بھی تنقیص کے لفظ سے انکی تنقیص کرے جیسے ان کے نام کی تصغیر ان کی تحقیر [۱۵۸] کے ارادہ سے کرے یا حضور ﷺ کے بعد کسی نئے نبی کا آنا ممکن بتائے تو (کافر ہے) اور حضور عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام حضور نبی ﷺ سے پہلے نبی ہوئے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد ان کے

---

[۱۵۶] (عربی متن میں) ظرف یعنی ''فی زمانہ'' لا یکون سے متعلق ہے۔ ۱۲

[۱۵۷] یعنی امکان وقوعی دوسرے نبی کے لئے ماننے تو حکم کفر اسی صورت میں ہے، اس لئے کہ یہ عقیدہ نص قرآنی کو جھٹلاتا ہے اور اس میں اس بات کا انکار ہے جو ضروریات دین سے ہے رہا امکان ذاتی تو وہ حکم کفر کا محتمل نہیں بلکہ امکان ذاتی اس مقام میں صحیح ہے اگرچہ خاتم النبیین کے مفہوم میں تعدد کا امکان ذاتی بھی باطل ہے اس لئے کہ آخر انبیاء اس مفہوم کے لحاظ سے جو اس مقام میں موجود ہے عقلاً شرکت کا قابل نہیں اور اس بحث کی کامل تحقیق ہمارے فتاویٰ سے طلب کیجائے۔ ۱۲

[۱۵۸] اس قید کے ذریعہ اس تصغیر سے احتراز کیا جو بطور محبت ہو اس لئے کہ اگرچہ یہ بھی بوجہ ایہام ناجائز ہے لیکن کفر نہیں۔ ۱۲ امام اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نزول کی وجہ سے اعتراض وارد نہیں ہوتا [۱۵۹] ازاں جملہ [۱۶۰] یعنی وجوہ کفر سے ہے ہمارے نبی علیہ الصلوۃ والسلام کی موجودگی کے بعد نبوت کی [۱۶۱] تمنا کرنا جیسے کسی مسلمان کے کافر ہونے کی تمنا اس کے کفر سے راضی رہنے کے ارادہ سے، نہ کہ اس پر شدت چاہنے کے ارادہ سے، اور نیز اسی قبیل سے ہے کہ (کوئی یہ کہے کہ) اگر فلاں نبی ہو تو میں اس پر ایمان لاؤں، یا اس پر ایمان نہ لاؤں بشرطیکہ نبی کا ہونا ممکن جانتا ہو [۱۶۲] تو وہ قول اوجہ پر (کافر) ہے، ملا علی قاری نے شفاء قاضی عیاض کی شرح میں فرمایا: اس قول کو اس پر محمول کرنا ممکن ہے کہ وہ ہمارے نبی ﷺ کے بعد کسی نبی مرسل کا ظاہر ہونا جائز مانتا ہے تو ایسی صورت میں اس کا حکم سخت تر ہے، اسی لئے ہمارے بعض علماء نے فرمایا جو شخص

---

[۱۵۹] اس لئے کہ ختم نبوت یہ ہے کہ حضور ﷺ نے نبوت کی عمارت مکمل فرمائی تو حضور کے ظاہر ہونے کے بعد کوئی نیا نبی نہ ہوگا۔ نہ یہ کہ ان لوگوں میں سے جو حضور سے پہلے نبی ہو چکے کوئی حضور کے بعد یا حضور کے زمانہ میں نہ ہو۔ ۱۲

[۱۶۰] ازاں جملہ مصنف کے قول "منہ تمنی النبوۃ" میں ضمیر تجویز کی طرف لوٹتی ہے جو مذکور ہے یا کفر کی طرف لوٹتی ہے مطلب یہ کہ یہ تمنا کرنا اسی تجویز کے قبیل سے ہے یا کفر کے قبیل سے اور مؤخر الذکر ظاہر تر ہے مصنف کے قول آئندہ کی وجہ سے کہ فرمایا جیسے کسی مسلمان کے کفر کی تمنا کرنا۔ ۱۲

[۱۶۱] اپنے لئے یا غیر کے لئے (نبوت کی تمنا کرنا) ۱۲

[۱۶۲] یہ قید جملۂ اخیرہ کی ہے یعنی حکم ایجابی "تو میں ایمان لاؤں" اس صورت میں کفر ہوگا جبکہ مقدم (شرط) کو اس زمانے میں جائز ٹھہرائے یعنی ہمارے نبی ﷺ کے وجود کے بعد (دوسرے نبی کو ممکن مانے) اور اگر ایسا نہیں تو یہ محال کو محال پر معلق کرنے کی ایک صورت ہے۔ لہٰذا نہ کفر ہے نہ گمراہی، رہا پہلا حکم یعنی حکم منفی (یعنی اگر فلاں نبی ہو تو میں اس پر ایمان نہ لاؤں) تو اس صورت میں اس کے ساتھ کفر کا عزم ہے جس کو نبی فرض کیا اور کفر پر عزم کرنا کفر ہے۔ فافہم۔ ۱۲ امام اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نبوت کا دعویٰ کرے اور اس سے کوئی یہ کہے کہ معجزہ ظاہر کرو تو یہ کہنے والا کافر ہو جائے گا۔ خفاجی نے قاضی کے اس قول کے ذیل میں فرمایا کہ جو ہمارے نبی ﷺ کے وجود کے بعد اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کرے جیسے کہ مختار وغیرہ۔ ابن حجر نے فرمایا اور اسی سے ہر اس شخص کا کفر ظاہر ہے جو اس مدعی نبوت سے معجزہ طلب کرے اس لئے کہ وہ اسکی سچائی کو ممکن مانتے ہوئے اس سے معجزہ طلب کرتا ہے باوجودیکہ اس کا محال ہونا دین میں بالضرورت معلوم ہے ہاں اگر اس طلب سے اس کو بیوقوف بنانا اور جھٹلانا مراد ہو تو کفر نہیں۔

اور نجدیوں نے خاتم الانبیا ﷺ کے بعد دوسرے نبی کے ممکن ہونے کا قول کیا قدرت باری کے عام اور شامل ہونے سے استدلال کرتے ہوئے اور یہ تو کھلا مغالطہ اور صاف سفسطہ ہے اس لئے کہ قدرت کا شمول وعموم تو ممکنات و جائزات ہی کے لئے ہے اور ممتنع ذاتی و مستحیل عقلی ان امور سے نہیں جن سے قدرت متعلق ہو جیسا کہ مفصل گزرا، اور ملا علی قاری نے شرح فقہ اکبر میں فرمایا، جو اپنے نفس مفہوم کے اعتبار سے ممتنع ہے جیسے دو نقیضوں کو اکٹھا کرنا، اور قلب حقیقت، اور قدیم کو معدوم کرنا، قدرت قدیمہ کے تحت داخل نہیں۔ اور اس جرأت پر باعث ان کا ممتنع ذاتی و مستحیل عقلی کے معنی سے جہل یا تجاہل ہے (دانستہ انجان بننا) اس لئے کہ مستحیل عقلی کا معنی وہ مفہوم ہے کہ عقل میں جس کا وجود غیر سے قطع نظر کرتے ہوئے متصور نہیں جیسا کہ نابلسی نے ''مطالب وفیہ'' میں فرمایا اور شیرازی نے ''شرح ہدایۃ الحکمت'' میں کہا (کہ مستحیل عقلی وہ ہے) جس کو عقل امر باطل بالذات کا عنوان تصور کرے اور اس کے محض تصور کے اعتبار سے اس کے غیر سے قطع نظر کرتے ہوئے اس مفہوم کے معدوم ہونے کا یقین کرے اگر چہ اس کے معدوم ہونے کا حکم، حکم میں واسطہ ہونے کی وجہ سے ہو، اسکے نفس محکوم

بہ میں نہ ہو بخلاف ممتنع بالغیر کے اس لئے کہ اسکی محض ماہیت معقولہ محکوم بالعدم نہیں نہ بواسطہ نہ بغیر واسطہ بلکہ محکوم بالعدم بحسب الغیر ہے۔

تو خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی اور نبی کا ظہور ممتنع ذاتی ومحال عقلی ہونا ظاہر ہے [۱۶۳] اور خاتم النبیین کا امکان اور مطلق نبی کا امکان، خاتم النبیین کے بعد کسی اور نبی کے ممتنع ذاتی ومحال عقلی ہونے سے مانع نہیں کیا تم نہیں دیکھتے کہ فلاسفہ زمانے کے امکان اور اس کے عدم مطلق کے امکان کے قائل ہیں اور اس کے ساتھ ہی یہ حکم لگاتے ہیں کہ زمانے کا عدم جو موجود ہونے کے بعد [۱۶۴] کی قید سے مقید ہے ممتنع ذاتی ہے جیسا کہ شرازی کی ''شرح ہدایت الحکمت'' اور جرجانی کی ''شرح مواقف'' میں صراحۃً مذکور ہے اور اسی [۱۶۵] میں ہے تبلیغ میں (انبیاء کا) جھوٹا ہونا محال عقلی ہے، اور یہ کہ جھوٹ کو کسی نبی کے لئے جائز ماننا بالاجماع کفر ہے، اور یوں ہی ''شفاء'' میں ہے اور یہی حکم نبی سے کفر وشرک کے صدور کو جائز ٹھہرانے کا ہے جیسا کہ ''شفاء'' اور اس کی شروح میں ہے، اور اسی

---

[۱۶۳] اس لئے کہ تمام افراد کی نہایت کے بعد بعض افراد کی بقا کو عقل تصور نہیں کرتی مگر حقیقت باطلہ کا عنوان۔۱۲

[۱۶۴] اس لئے کہ بعدیت زمانی ہے تو عدم زمانہ مستلزم ہوگا وجود زمانہ کو لہٰذا یہ محال ہے اور اسی قید سے یہ باقی حوادث سے جدا ہے اس لئے کہ عدم حوادث جو بعد وجودہا کی قید سے مقید ہے ممکن ہے بلکہ موجود ہونے کے وقت بھی ان حوادث کا عدم ممکن ہے اور ان کا عدم موجود ہونے کی شرط کے ساتھ ہو تو محال ہے پھر یہ دعویٰ اسی صورت میں تام ہوگا جب کہ ہم وجود زمان کا قول کریں اور ایسے وقت میں معاذ اللہ بعینہٖ اسی دلیل سے زمانے کا قدیم ہونا ثابت ہوگا پھر حرکت کا قدیم ہونا پھر متحرک کا قدیم ہونا ثابت ہوگا اور یہ سب کفر ہے تو حق وہی ہے جس پر ہمارے ائمہ ہیں کہ زمانہ حقائق اصلیہ میں سے اصلاً نہیں۔۱۲

[۱۶۵] یعنی شرح مواقف میں۔۱۲ امام اہل سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

طرح جھوٹے کے ہاتھ پر معجزہ کے ظہور کو ممکن ماننے کا ہے۔ ماتریدیہ اور "شیخ ابوالحسن اشعری" اور "امام اعظم" اور بہت سے متکلمین کے نزدیک محال عقلی و ممتنع ذاتی ہے۔ جیسا کہ شرح مقاصد میں ہے۔ اور ایسے ہی نبی کے کمالات غیر انبیاء میں اکھٹے ہونا جیسا کہ شرح عقائد نسفی میں ہے۔

اور مناسب ہے کہ یہ معلوم ہو کہ وجوب و امتناع میں سے ہر ایک اگر ذات شئی کے لحاظ سے ہو تو ذاتی ہے ورنہ غیر ذاتی اور جو وجوب ذاتی (یا امتناع ذاتی) سے موصوف ہے وہ واجب الوجود لذاتہ ہے یا ممتنع الوجود لذاتہ ہے جبکہ وجود کو محمول قرار دیں اور واجب الوجود [۱۶۶] شئی کیلئے نفس شئی پر نظر کرتے ہوئے جبکہ وجود کو رابطہ مانیں تو وہ لازم ماہیت ہے جیسے چار کا جوڑا ہونا چار کے لئے اس کی وجہ سے واجب ہے اور واجب الوجود لذاتہ نہیں ہے ایسا ہی مقاصد میں ہے تو وجوب ذاتی اور امتناع ذاتی جو [۱۶۷] غیری کے مقابل ہیں یعنی وجوب بالغیر او رامتناع بالغیر کے مقابل ہیں، دونوں قسموں کو شامل ہیں اور ذاتی کی قسم ثانی کو غیری میں داخل کرنا جہالت ہے اور اختصار کے لحاظ نے ہم کو تفصیل سے باز رکھا اور جو تفصیل چاہے تو وہ فاضل کامل معظم محترم مولٰی "فضل حق خیر آبادی" کی افادات کی طرف مراجعت کرے اور وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے سرزمین ہند میں نجدیوں کی بدعتوں اور ان کے مفاسد کو مجروح کیا، اور آخری شخص ہیں جنہوں نے ان کے عقائد کے کھلے فساد کو بیان کیا، تو اہل یقین کے دل مطمئن ہوئے اور

---

[۱۶۶] یا ممتنع الوجود۔۱۲

[۱۶۷] کیسے؟ "الغیری" وہ مفہوم ہے کہ عقل اگر تنہا اسی کو دیکھے اور اس کے سوا کا ملاحظہ نہ کرے تو اس مفہوم کو قبول کرلے اور اس سے نہ پلٹے اور کون عاقل ہے جس کی عقل چار کو فرد تین کو جوڑا مانے گی۔۱۲ امام اہل سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ